Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۰ وفا ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۰ جولائی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو کا پھر اثر ہو گیا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر کو واضح فرمایا کہ اسلام کی رو سے اچھے شہری وہی ہیں جو دوسروں کے شہری حقوق کی ادائیگی کی کما حقہ کوشش کے علاوہ اس امر پر ایمان رکھتے ہوں کہ اپنے ملک سے پیار کرنا اور حسب استطاعت و الطاقت اس کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہنا ایمان کا ایک شعبہ ہے کیونکہ ہمارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حُبُّ الوطن من الایمان۔ شہریوں کے حقوق ایک تو حکومت متعین کرتی ہے ان کی ادائیگی بھی ہمارا فرض ہے لیکن اس سے بڑھ کر ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ خدا تعالیٰ نے جن جن چیزوں کو حب وطن میں شامل کیا ہے اور جو جو تقاضے اس کے مقرر فرمائے ہیں ہم انہیں بھی پورا کریں۔ اس میں سے ایک بنیادی حکم یہ ہے کہ شریعت حقہ کے جملہ احکام کی بجا آوری میں قطعاً کوئی کوتاہی نہ کرو۔ اور اسی طرح ملک کے مروجہ قوانین کی پابندی اور اطاعت کو لازم پکڑو۔ اس لئے ایک مقدس مذہبی فریضہ کے طور پر ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ ملک کی خیر خواہی کے لئے اس سے جو بھی بن آتا ہے اسے انجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ اس پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ دلی خیر خواہی اور انتھک محنت سے اپنے ملک کو ایک گلستان سرسبز و شاداب اور ثمر آور باغ میں تبدیل کر دکھائے۔ اسی ضمن میں حضور نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ بعض شہروں میں حکومت نے احمدیوں کو واپس آنے اور اپنے گھروں میں آباد ہونے کی اجازت دینی شروع کر دی ہے۔ ایسے احمدیوں کو چاہیئے کہ جہاں جہاں بھی حالات کی درستی کے نتیجہ میں افسران احمدیوں کو واپس آنے اور اپنے گھروں میں آباد ہونے کی اجازت دینے پر آمادہ ہوں تو وہ ان کے اور علاقے کے شرفاء کے ساتھ جن کی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک میں کمی نہیں ہے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے اپنے گھروں میں جا کر آباد ہوں اور اسلامی تعلیم کے مطابق محبت و پیار کا آئینہ دار حسین معاشرہ قائم

(باقی صفحہ ۲ پر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں

تمام رسولوں میں سے انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ آپ نے ہی دکھایا ہے

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے، غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بیجا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

(۲) "مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (اربعین حصہ اوّل صفحہ ۳)

(۳) "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیروؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔" (اربعین حصہ اوّل صفحہ ۳)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

تقویٰ کب متحقق ہوتا ہے؟

ایک مومن کی زندگی میں تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ کے زیر اثر ہی وہ باریک در باریک رگِ گناہ سے بچتا اور نیکی کے چھوٹے سے چھوٹے موقع کو بھی رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ اس طرح وہ گناہوں سے بکلّی بچتے ہوئے نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

ہرچند کہ ایک مومن اپنی روزمرہ زندگی میں تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تاہم اُس کا تقویٰ اُس وقت متحقق ہوتا ہے جب وہ مصیبت وارد ہونے پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتا اور تقویٰ کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضاء کو ہر چیز پر مقدم کر لیتا ہے۔ مصیبت کے وقت میں اس کا رضاء بالقضاء کا نمونہ دکھانا اس کے لئے ترقیٔ مدارج کا موجب بنتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا مورد بنتا چلا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خدائی مشیّت کے ماتحت متّقیوں پر ابتلاء ضرور آتے ہیں۔ ابتلاؤں کے دوران بھی جب وہ تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ کر اپنے متقی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں تو اس جہان میں بھی انہیں عزّت عطا کی جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی وہ معزّز و مکرم رہتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ اور ابتلاء کے باہمی تعلّق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

”درحقیقت انسان کا تقویٰ تب متحقق ہوتا ہے جبکہ اُس پر کوئی مصیبت وارد ہو۔ جب وہ تمام پہلو ترک کر کے خدا تعالیٰ کے پہلو کو مقدم کر لے اور آرام کی زندگی کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کر لے تب انسان کو حقیقی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح نری نمازوں اور روزوں سے نہیں ہو سکتی بلکہ مصائب کا آنا ضروری ہے ؎
عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود
اوّل حملہ عشق کا شیر کی طرح سخت ہوتا ہے۔ جس قدر انبیاء اور رسول گزرے ہیں ان میں سے کسی نے معمولی امور سے ترقی نہیں پائی بلکہ ان کے مدارج کا راز اِس بات میں تھا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت تامہ کی۔ مومن کی ساری اولاد ذبح کر دی جائے اور اس کے سوائے بھی اس پر تکالیف پڑیں تب بھی وہ بہرحال قدم آگے بڑھاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد دہم ص۶۶)

اس سے ظاہر ہے متقی پر ابتلاء ضرور آتا ہے اور جس پر سرے سے کوئی ابتلاء نہ آئے وہ اپنی جگہ لاکھ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو اس کا متقی ہونا متحقق نہیں ہوتا۔ اس کا متقی ہونا تب ہی متحقق ہوتا ہے جب وہ مشکل اور مصیبت وارد ہونے پر بھی تقویٰ کی راہ پر گامزن رہ کر اپنے عمل سے اپنے متقی ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ ایسے حالات میں اس کے تقویٰ کی راہ پر گامزن رہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے اُس مشکل اور مصیبت سے بچ نکلنے کی از خود کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے متقی کو یہ ضمانت دی ہے کہ اگر وہ مشکلات مصائب میں بھی تقویٰ کو ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا تو خدا تعالیٰ اس کے لئے آسانی کی راہ از خود پیدا کر دے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۞ (الطلاق آیت ۵)

ترجمہ:- اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ ضرور اس کے معاملہ میں کوئی آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

اس خدائی ضمانت سے ہی ظاہر ہے کہ متقی کے لئے آزمائش کے طور پر ضرور مشکلات اور مصائب پیدا کئے جاتے ہیں لیکن جب وہ ان حالات میں بھی تقویٰ کی راہ پر قائم رہتا ہے تو خدا تعالیٰ ان مشکلات اور مصائب کو اس پر غالب نہیں آنے دیتا بلکہ اس کے لئے آسانی پیدا کر دیتا ہے اس طرح تقویٰ ہی اسکے لئے اُس مشکل اور مصیبت سے نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ متقی پر وارد ہونے والے مصائب اور انہیں دُور کرنے کی اِس ضمانت کو کسی قدر تفصیل سے دُہراتے ہوئے مزید فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۞ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۞ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۞ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۞

(الطلاق آیت ۳)

ترجمہ:- اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہ ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ فرما کر ہرحال میں تقویٰ کی راہ پر گامزن رہنے اور اُس کی ذات پر توکل کرنے والوں کو یہ بشارت دی ہے کہ ان کی تکالیف اور ان کے مصائب ضرور دُور کئے جائیں گے۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ جس بات کا ارادہ کرے دُنیا کی کوئی طاقت یا ساری طاقتیں مل کر بھی اس ارادہ کی تکمیل میں روک بن سکیں۔ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اور يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا کی ضمانت کبھی اور کسی حال میں بھی غیر مؤثر نہیں ہو سکتی۔ ایک دنیا اِدھر سے اُدھر ہو سکتی ہے پر خدا کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں کبھی نہیں ٹلا کرتیں وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔ امتحان کے طور پر مشکلات وارد ہونے کے بعد آسانی پیدا ہوتی ہے اور مخلصی کی راہیں کھلتی ہیں اور ضرور کھلتی ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ متقیوں کے لئے بالآخر آسانی پیدا نہ ہو یا مصائب سے مخلصی کی راہ نہ کھلے۔

پھر یہی نہیں کہ متّقیوں کے لئے آسانی پیدا کی جاتی ہے اور مخلصی کی راہیں کھلتی ہیں بلکہ ان کے واسطے پہلے سے کہیں بڑھ کر انعام و اکرام کے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں اور وہ دُنیا میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں فرمایا:-

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ۞ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۞ (الطلاق آیت ۶)

ترجمہ:- یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے وہ (یعنی اللہ) اس کی بدیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے اجر کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے مصائب کے دوران صبر سے کام لینے والوں کے متعلق فرمایا ہے:-

”وقت تو بہرحال گزر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اِس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ . . . . صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنے والوں کے واسطے ہی مقرر ہے۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تعلیم

"یاد رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے۔ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا"

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ"

"تم ریا کاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو"

"ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کیلئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اسکے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا وہ جو اسکے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔"

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

"نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

"اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔"

"جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آ جاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

"ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس سے بچو۔ دُعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں۔ ان کی بات نہیں مانتا اور ان کی تعہّدِ خدمت سے لاپرواہ ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی فاسق شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغ گو۔ جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہر ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا۔ جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ جب تو دُعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دُعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔"

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔" "میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو۔ تو تمہیں نظر آجائے۔ کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مرجاتا۔ تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔

خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔" "یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں۔ جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دُنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔"

"خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو فاتحہ میں سکھلائی گئی ہے گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم اس کے لینے سے کیوں انکار کرتے ہو۔ اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو۔ کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ۔ تا تسلّی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے۔ کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے۔ جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے۔ ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے۔ پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بہشت ہے۔ یہی وجہ ہے جو خدا نے فرمایا۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ یعنی اے بُرو اور اے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے۔ مگر وہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دئے جائیں گے۔"

مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں۔ ... جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے۔ وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو۔ جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے۔ تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابلِ پرسش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو۔ جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔"

"نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کیلئے عام ہو!"

"ہر ایک چیز غایت درجہ کی تذلیل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے۔ سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔"

"اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو۔ لیکن نہ بے محل اور بے موقع اور ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا۔ وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے۔"

"تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو ٹھٹھا۔ ہنسی۔ کینہ پروری۔ گندہ زبانی۔ لالچ۔ جھوٹ۔ بدکاری۔ بدنظری۔ بدخیالی۔ دنیا پرستی۔ تکبر۔ غرور۔ خودپسندی۔ شرارت کج بحثی سب چھوڑ دو۔"

"تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ بلکہ ایک مُردہ ہو۔ جس میں جان نہیں۔"

"سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا سے اترتی ہے۔ تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو۔ نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔"

"سورۃ فاتحہ میں اس قدر حقائق و دقائق و معارف جمع ہیں۔ اگر ان سب کو لکھا جائے تو وہ باتیں ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح ایک جگہ اس دُعا کو دیکھئے کہ جو اس سورۃ میں سکھائی گئی ہے۔ یعنی اھدنا الصراط المستقیم۔ یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی یہی ایک کنجی ہے۔" (خلاصہ از کشتی نوح)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر طائف

قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری اپنی تصنیف "رحمۃ للعالمین" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اگرچہ ابو طالب کا سہارا جاتا رہا، اگرچہ خدیجہؓ جیسی بیوی جو مصیبتوں اور تکلیفوں میں نہایت غمگسار تھی جدا ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب زیادہ جوش سے وعظ کا کام شروع کر دیا۔

چنانچہ تھوڑے دنوں بعد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور بیرونجات کو وعظ کے لئے تشریف لے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس سفر میں زیدؓ بن حارثہ بھی تھے۔ مکہ اور طائف کے درمیان جتنے قبیلے تھے سب کو وعظ سناتے، توحید کی منادی کرتے ہوئے نبی صلعم پیادہ پا طائف پہنچے۔ طائف میں بنو ثقیف آباد تھے۔ سرسبز ملک اور سرد پہاڑ پر رہنے کی وجہ سے ان کے غرور کی کوئی حد نہ تھی۔ عبد یالیل، مسعود، حبیب تینوں بھائی وہاں کے سردار تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ان ہی سے ملے اور انہیں اسلام کی دعوت فرمائی۔ ان میں سے ایک بولا "میں کعبہ کے سامنے داڑھی منڈوا دوں اگر تجھے اللہ نے رسولؐ بنایا ہو۔" دوسرا بولا "کیا خدا کو تیرے سوا اور کوئی بھی رسول بنانے کو نہ ملا جسے چڑھنے کی سواری بھی میسر نہیں۔ . . . . . اسے رسول بنانا تھا تو کسی حاکم یا سردار کو بنایا ہوتا" تیسرا بولا کہ "میں تجھ سے کبھی بات ہی نہیں کرنے کا کیونکہ اگر تو خدا کا رسول ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تب تو یہ خطرناک بات ہے کہ میں تیرے کلام کو رد کروں اور اگر تو خدا پہ جھوٹ بولتا ہے تو مجھے شایاں نہیں کہ تجھ سے بات کروں۔"

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اب میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ اپنے خیالات اپنے ہی پاس رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ خیالات دوسرے لوگوں کے لئے ٹھوکر کھانے کا سبب بنجائیں؟"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ کہنا شروع فرمایا۔ ان سرداروں نے اپنے غلاموں اور شہر کے لڑکوں کو سکھا دیا وہ لوگ وعظ کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے پتھر پھینکتے کہ حضورؐ لہو میں تر بتر ہو جاتے خون بہہ بہہ کر جوتے میں جم جاتا اور وضوء کے لئے پاؤں سے جوتا نکالنا مشکل ہو جاتا۔

بدمعاشوں اور اوباشوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر گالیاں دیں تالیاں بجائیں، چیخیں لگائیں کہ خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان کے احاطہ میں جانے پر مجبور ہوئے یہ جگہ عتبہ و شیبہ فرزندانِ ربیعہ کی تھی۔ انہوں نے دور سے اس حالت کو دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ترس کھا کر اپنے غلام عداس کو کہا کہ ایک پلیٹ میں انگور رکھ کر اس شخص کو دے آؤ۔ غلام نے انگور نبی صلعم کے سامنے لا کر رکھ دئے۔ نبی صلعم نے انگوروں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور زبان سے فرمایا بسم اللہ اور پھر انگور کھانے شروع کئے۔ عداس نے حیرت سے نبی صلعم کی طرف دیکھا اور پھر کہا "یہ ایسا کلام ہے کہ یہاں کے باشندے نہیں بولا کرتے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم کہاں کے ہو اور تمہارا کیا مذہب ہے؟" عداس نے جواب دیا۔ "میں عیسائی ہوں اور نینویٰ کا باشندہ ہوں۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم مرد صالح یونس بن متیٰ کے باشندے ہو؟" عداس نے کہا آپؐ کو کیا خبر ہے کہ یونس بن متیٰ کون تھا اور کیسا تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ میرا بھائی ہے وہ بھی نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں"۔ عداس یہ سنتے ہی جھک پڑا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہاتھ اور قدم چوم لئے۔ . . . . . .

اسی مقام پر ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی چوٹیں لگیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو کر گر پڑے زیدؓ نے آپؐ کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا، آبادی سے باہر لے گئے۔ پانی کے چھینٹے دینے سے ہوش آیا۔

اسی سفر میں اتنی تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد اور ایک شخص تک کے مسلمان نہ ہونے کے رنج اور صدمہ کے وقت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خدا کی عظمت اور محبت سے بھرپور تھا اس وقت جو دعا حضورؐ نے مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں:-

اللّٰھم الیک اشکوا ضعف قوتی و قلۃ حیلتی و ھوانی علی الناس یا ارحم الراحمین۔ انت ربّ المستضعفین و انت ربّی الی من تکلنی الی بعید یتجھمنی او الی عدو ملکت امری ان لم یکن علیّ غضبک فلا ابالی ولکن عافیتک ھی اوسع لی اعوذ بنور وجھک الذی اشرقت لہ الظلمات وصلح علیہ امر الدنیا والاخرۃ من ان ینزل بی غضبک او یحل علی سخطک لک العتبی حتی ترضی ولا حول ولا قوۃ الا بک۔

الٰہی! اپنی کمزوری، بے سروسامانی اور لوگوں کی تحقیر کی بابت تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں، تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے درماندہ عاجزوں کا مالک تو ہی ہے اور میرا مالک بھی تو ہی ہے۔ مجھے کس کے سپرد کیا جاتا ہے کیا بیگانہ ترشرو کے یا اس دشمن کے جو کام پر قابو رکھتا ہے لیکن جب مجھ پر تیرا غضب نہیں تو مجھے اس کی کچھ پرواہ کیونکہ تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیری ذات کے نور میں پناہ چاہتا ہوں جس سے سب تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں اور دنیا و دین کے کام اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں کہ تیرا غضب مجھ پر اترے یا تیری ناراضامندی مجھ پر وارد ہو۔ مجھے تیری ہی رضامندی اور خوشنودی درکار ہے اور نیکی کرنے یا بدی سے بچنے کی طاقت مجھے تیری ہی طرف سے ملتی ہے!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپس ہوتے ہوئے یہ بھی فرمایا "میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں دعا کروں۔ اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا امید ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں ضرور ایک خدا پر ایمان لانے والی ہونگی!"

خوشحالی کے اصول

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب براہین احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ سب اصول کہ جن پر ایمان لانا ہر ایک طالب سعادت پر واجب ہے اور جن پر ہم سب کی نجات موقوف ہے اور جن سے ساری اخروی خوشحالی انسان کی وابستہ ہے وہ صرف قرآن شریف ہی میں محفوظ ہے۔"

(روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۷۸)

تفسیر صغیر کے مطالعہ سے آپ اس نعمت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ خود بھی پڑھیئے اور بچوں کو بھی پڑھائیے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی جنت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ امت کے باغ میں دو چشمے ہمیشہ جاری رہیں!

ایک چشمہ محبت الٰہی، عشق رسول اور قربانی کا ہے۔ دوسرا چشمہ اس باغ کی نرسری کو سیراب کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ مارچ ۱۹۶۷ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی مردوں اور احمدی مستورات کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ تمام اقوام عالم پر اسلام کی برتری ثابت کر کے اسلام کو دنیا میں اس معنی میں غالب کیا جائے کہ تمام اقوام عالم اسلام کی صداقت کی قائل ہو جائیں اور اس کی برکات اور اس کے انوار سے حصہ لینے والی ہوں۔ بعثت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے دو پیشگوئیاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کیں۔ ایک تو یہ کہ غلبۂ اسلام فوری طور پر یا چند سالوں میں نہیں ہو گا بلکہ ایک وقت لگے گا دنیا میں اسلام کو غالب کرنے پر۔ اور دوسرے یہ بشارت دی کہ اسلام کا یہ غلبہ بڑے لمبے عرصہ تک دنیا میں قائم رہے گا اور بنی نوع انسان نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی برکات اور اس کے فیوض سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اس کے نتیجہ میں ایک طرف غلبۂ اسلام کے لئے ہماری قربانیوں میں دوام پایا جانا چاہیئے اور دوسری طرف دعاؤں اور جد و جہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کچھ اس طرح جذب کرنے کی ضرورت ہے کہ جو جنت اس دنیا میں ہمیں اس کی طرف سے عطا ہو وہ بھی قائم رہنے والی ہو جلد ہی خزاں نہ آجائے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے ایک تحریک پیدا کی ہے۔ اس کے متعلق میں ابھی غور کر رہا ہوں۔ آج اصل مضمون کے متعلق تو میں کچھ کہنا نہیں چاہتا لیکن تمہید کے طور پر میں آج اپنی بہنوں کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں چار جنتوں کے وعدے ایک مسلمان کو دیئے ہیں۔ دو کا تعلق اخروی زندگی کے ساتھ ہے اور دو کا تعلق اسی دنیا کے ساتھ ہے۔ در اصل تو اخروی زندگی کی جنت یا اس دنیا کی جنت ایک ہی جنت ہیں لیکن چونکہ ہم دو نقطہ ہائے نگاہ سے دو زاویوں سے اس کو دیکھ سکتے ہیں اور ان دو نقطہ ہائے نگاہ کو ہی اللہ تعالیٰ نمایاں کرنا چاہتا تھا اسلئے ایک کی بجائے دو جنتوں کا ذکر سورۃ رحمٰن میں کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ رحمٰن میں ہماری توجہ اس طرف پھیرتا ہے کہ اگر اس جنت کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو جس کو دوام حاصل ہو اور جو ابدی جنت کے نام سے پکاری جاسکے جس کے متعلق یہ فقرہ صحیح ثابت ہو کہ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا۔ ایک لمبا عرصہ یہ قوم دنیا کی اس جنت کے اندر رہے گی تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ دو زاویوں سے تم اس جنت پر نگاہ ڈالو اور دو طرفہ کوشش کے ذریعہ اسے حاصل کرو اور یہ کوشش کرو کہ دو چشمے تمہاری قوم اور امت میں پھوٹیں کیونکہ صرف ایک چشمہ اسے سیراب کر کے اسے ابدیت عطا نہیں کر سکتا۔ اگر اس دنیاوی جنت نے کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے دوام حاصل کرنا ہے اور ابدیت کا مقام حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ دو چشمے اسکے باغ کو سیراب کر رہے ہوں۔ ایک تو وہ چشمہ محبت الٰہی کا، ایک تو وہ چشمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا، ایک تو وہ یہ چشمہ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کے نمونے ظاہر کرنے کا جو مرد کے دل سے پھوٹتا ہے اسکی ضرورت ہے اور دوسرے اس چشمہ کی ضرورت ہے جو ایک عورت کے دل سے پھوٹے۔ اور اس چشمہ کے پانی سے باغ (اس جنت) کی نرسری کو سیراب کیا جائے اسلئے مِنْ دُوْنِھِمَا جَنَّتٰنِ کے آگے دو چشموں کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اے مردو! اگر خدا کی رضا کو حاصل کر بھی لو اور اگر تمہاری نیکی اور تقوے کے نتیجہ میں اور ان قربانیوں کی وجہ سے جو تم اس کی راہ میں دے رہے ہو اور اس موت کی وجہ سے جو تم نے اپنے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اپنے پر وارد کی ہو اور اس کے نتیجہ میں جس سے تمہاری بیویاں ایک حد تک متاثر ہوتی ہیں اس دنیا میں خدا کی رضا کی جنت کو حاصل بھی کر لو تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جنت ہمیشہ رہنے والی ہے جب تک کہ مستقل طور پر امت مسلمہ کی ہر عورت ان قربانیوں کو بجا نہ لائے جن قربانیوں کی توقع مردوں اور عورتوں ہر دو سے کی جاتی ہے اور جب تک کہ عورت اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے والی نہ ہو جیسا کہ اسکے خاوند اور اس کے باپ اور اس کے بھائی اور اس کے دوسرے رشتہ دار اور تعلق رکھنے والے مرد اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے والے ہیں۔ اس وقت تک اس جنت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء)

الفضل خود خرید کر پڑھیئے!!

برساتی نالوں میں طغیانی سے ضلع میانوالی کا وسیع علاقہ زیر آب آگیا

گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت معطل ٹیلیفون کا رابطہ منقطع

داؤد خیل ۱۹ جولائی۔ ضلع میانوالی کے متعدد مقامات داؤد خیل، کالا باغ، پائی خیل اور عیسیٰ خیل میں شدید بارشوں کی وجہ سے برساتی نالوں میں زبردست طغیانی آگئی ہے جس سے داؤد خیل کے قریب پائی خیل کے مقام پر دو فرلانگ سڑک کا حصہ اور عیسیٰ خیل کے قریب تھانہ اور والا کے مقام پر آدھ فرلانگ سڑک کا حصہ زیر آب آگیا۔ متعدد ٹرک سڑک کو عبور کرتے ہوئے کیچڑ میں دھنس کر الٹ گئے۔ اس سے میانوالی اور بنوں کے درمیان ٹریفک ۲۴ گھنٹے معطل رہی۔ پائی خیل کے مقام پر برساتی نالوں میں طغیانی سے کپاس کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ضلع میانوالی میں شدید بارشوں سے ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ میانوالی اڑتالیس گھنٹوں سے پنجاب کے تمام علاقوں سے کٹا ہوا ہے۔ لاہور، راولپنڈی اور ملتان اور دیگر علاقوں سے آنے والی گاڑیاں ۲۴ گھنٹے کی تاخیر سے داؤد خیل پہنچ رہی ہیں۔ داؤد خیل میں پچھلے تین روز سے وقفہ وقفہ سے شدید بارش جاری ہے متعدد علاقوں سے کچھ مکانات گرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں تاہم جانی نقصان نہیں ہوا۔

چیف منسٹر اسی ماہ میں سیالکوٹ گجرات اور گوجرانوالہ کا دورہ کریں گے

لاہور ۲ جولائی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب [illegible] عوام کے مسائل کا جائزہ لینے کے لئے ۲۲ جولائی کو سیالکوٹ اور ۲۳ جولائی کو گجرات جائیں گے۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کے مطابق سیالکوٹ اور گجرات میں وہ مختلف طبقوں کے لوگوں سے ملاقات کر کے ان کو درپیش مسائل کا جائزہ لیں گے۔ ہینڈ آؤٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ بعض دوسرے اضلاع کا بھی دورہ کریں گے۔ ایک اور سرکاری اعلان کے مطابق چیف منسٹر ۲۰ جولائی کی بجائے ۲۶ جولائی کو گوجرانوالہ کا دورہ کریں گے۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صا)

کرنے اور اسے فروغ دینے میں پوری ذمہ داری کا حق ادا کریں۔ اس ضمن میں حضور نے ہدایت فرمائی کہ صدر انجمن احمدیہ کو اضلاع میں کمیٹیاں بنا دینی چاہئیں جن میں مقامی جماعتوں کے ذمہ دار افراد بھی شامل ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے نمائندے بھی شامل ہوں۔ یہ کمیٹیاں حالات کا جائزہ لے کر حکومت کے افسران اور علاقہ کے شرفاء کے ساتھ رابطہ قائم کر کے ان کے مشورہ اور باہمی تعاون سے احمدیوں کو ان کے گھروں میں آباد کرانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور توکل رکھتے ہوئے انہیں ہر ممکن طریق سے حالات کو نارمل حالات پیدا کرنے میں حکومت اور وہاں کے شرفاء کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور اپنے گھروں میں آباد ہو کر ملک و قوم کی خدمت کرنے اور اسلام کی ترقی کے کام میں پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴